SURENDRANATH COLLEGE, KOLKATA

سریندر ناتھ کالج ، کولکتہ

B.A. GENERAL

بی۔ اے ۔ جنرل

SEMESTER - IV

URDG-G-LCC (2)

STUDY MATERIAL - 03

DR. BILQUIS BEGUM

Head Of Department, Urdu

SURENDRANATH COLLEGE, KOLKATA.

ڈاکٹر بلقیس بیگم

صدر شعبۂ اردو

سریندر ناتھ کالج، کولکتہ

اخترالایمان کی شاعری

اخترالایمان ۱۲نومبر ۱۹۱۵ء میں اتر پردیش کے ضلع بجنور کے قصبہ نجیب آباد میں پیدا ہوائے۔ ان کا بچپن بہت ہی حسرت اور تنگ دستی میں گذرا۔ ۱۹۳۷ء میں انھوں نے میٹریک کا امتحان پاس کیا۔ طرح طرح کے درپیش مسائل زندگی میں لگے رہیں۔ اس کے باوجود ادبی تحریکیں اور سیاسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے رہیں۔ ۱۹۴۲ء میں اینگلوعربک کالج (موجودہ ذاکر حسین کالج، دلی) سے گریجویشن اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا سال اول مکمل کیا۔ اس دوران انھوں نے کسی جگہ کلرک کی حیثیت سے کام کیا، آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ ہوے، ایک مختصر عرصہ کے لیے ماہنامہ 'ایشیاء' (میرٹھ) کی ادارت بھی کی۔ بلا آخر فلم کے شعبہء قلم کار سے وابستہ ہوگئے۔ جہاں انھوں نے مغل اعظم، پاکیزہ، وقت میرا سایہ، مجرم، اپرادھ، قانون، وغیرہ جیسی کامیاب فلمیں تحریر کیں۔ اس کے لیے انھیں فلم فئیر ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ وہ تاحیات کسی خاص سیاسی، معاشرت اور ادبی حلقے سے وابستہ نہیں رہیں۔ نظریاتی وغیر وابستگی باوجود محض اپنی تخلیقات کے بل پر دیر سے سہی ادبی حلقوں میں انہیں پذیرئی نصیب ہوئی۔ انھیں یو۔ پی اور اردو اکیڈمی دہلی، اردو اکیڈمی، مدھیہ اردو اکیڈمی، غالب اسنٹی ٹیوب اور میراجی اکیڈمی نے انعامات اور حکومت مدھیہ پردیش میں ''اقبال سمان'' ایوارڈ سے نوازا۔ اور تین بار ''گیان پیٹھ یوار'' کے لیے بھی ان کا نام تجویز کیا گیا۔

اخترالایمان کی زیادہ تر نظمیں سنجیدہ مسائل سے اور فلسفیانہ انداز میں رشتہ استوار کرتی ہیں۔ مثلاً فراموش کاری، مسئلہء وجود وعدم، جہد للبقات جہد اصلح ضمیر انسانی، زوال آدم خاکی، انحطاط انسانیت، نیکی اور بدی کی کشمکش، کارج و باطن کی آویزش، حیققت وخواب کی جدوجہد آزادی اور غلامی کا تفاوت وغیرہ۔ انھوں نے وقت اور اس کی ناگزیریت جیسے خالص فلسفیانہ موضوع کو شعری قالیب عطاء کرنے کے علاوہ معاشرتی مسائل، قدروں کی زبوں حالی، سیاست کی ایذاء رسانی، دم توڑتی دنیاں کے کراہیں، حب انسانی، نئے نظام زندگی تلاش وغیرہ ان کے غور وفکر کے خاص نکات ہیں۔ کائنات کے اسرار ورموز کی نقاب کشائی کرتی ہوئی بعض نظموں میں تلاش وہ جستجو کا اندازہ بھی ملتا ہے۔

اخترالایمان کی بیشتر نظمیں انسان دوستی پر مبنی ہے۔ یہاں تک کہ ابتدائی دور کی نظمیں 'تاریک سیارہ'، خاک وخون، نئی اور اعلیٰ انسانیت کا مژدہ سناتی ہیں۔ ''محبت'' جذب محبت کی جاودانی اور اس کی ہمہ جہتی کی تائید کرتی ہے۔ ''ایک لڑکا'' ضمیر انسانی کی بیداری کا استعارہ ہے۔ شاہکار نظم ''مفاہمت'' انسان کی دو بنیادی کیفیات، خوشی اور غم کے اسباب کی تحقیق اور حل پیش کرتی ہے۔ حمام بادگرد، میں ایک سیارہ اور میرا دوست بوالہوال گولہ بارود، میزائل اور بین الاقوامی دہشت گردی پر اظہار افسوس ہے۔ انسان کی بداعمالی کے سبب ''ارض ناکس'' میں زمین کا کرب موضوع بنتا ہے۔ انسان کی حیوانیت وحشت اور فسادات کی نفی کرتی ہے، راہ فرار'' اور ''رام راج بجنور میں''، یادیں'' عہد حاضر کی آفاقی داستان غم ہیں۔ صبح کی چاے کے ساتھ قتل وغارت گیری کی

خبریں ہضم کرنے والے انسان کی کہانی ہے۔''شیشہ کا آدمی'' آج کے شہروں کے کرب کو احاطہ فکر میں لاتی ہیں۔''عروس البلاد اور نیا شہر'' عہد حاضر کے کئی خانوں میں بٹے ہوئے انسان جو ایک اعتبار سے سیزوفرینیا'' کا مریض بن چکا ہے۔''یہ فکری انتشار کو ظاہر کرنے والی شاہکار تخلیق ہے۔'' اپاہج گاڑی کا آدمی،''سحر وقت کی کہانی اور عہد وفاء میں وقت کی چیرہ دستیوں کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔کالے لمحات لوٹ کر واپس نہ آنے والے لمحوں اور یادوں کی شگفتہ پیش کش ہے۔مختصراً اختر الایمان کی نظمیں ایک عام انسان کی حیثیت سے دنیاں بسر کرنے میں پیش آئے تلخ تجربات،تخلیقات کا مشاہدات اور کربناک تاثرات پر منحصر ہیں۔ان تکلیف دہ احساسات اور اس سے پیدا ہونے والے انتشار کے سبب ان کی اکثر نظمیں نغمگی اور طمانیت سے کنارہ کشی کر کے کھردرے اور ناہموار اظہار اور منشر ہیت مگر متوازن انداز اور پرسکون فکری لب و لہجے کو اپنا وسیلہ بناتی ہے۔

اختر الایمان ادب میں نظریاتی وابستگی،روایتی،رومانیت،چہار صد سالہ غزلیہ فضا اور برسوں پرانے شعری لوازمات کے مخالف تھے۔تاہم ان کی ابتدائی نظموں میں رومانیت کی گھٹی بڑھتی پر چھائیاں،تغزل،کلاسیکی انداز،نیز ماقبل کے معروف و مقبول شعراء کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔جو بتدریج کم ہوتے ہوتے مفقود ہوگئے۔اس ارتقائی مراحل سے گزر بالا آخر اختر الایمان اپنی نئی شعریات اور اپنا منفرف اسلوب وضع کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ان کا مخصوص اسلوب ان کی نظموں کے تلخ و ترش موضوعات کے مانند کھردرے اور ناہموار بامعنی ہیں۔

اختر الایمان نے اپنی ابتدائی نظموں میں علامتی انداز اختیار کیا۔نظم کے کردار اور مناظر کو وسیع تر حقیقتوں کا استعارہ بنادیا۔لیکن بعد میں علامتی طریقے کار کو نظر انداز کر کہ برائے راست،مکالماتی اور عوامی زبان سے اپنی نظموں کو فکری گہرائی اور جدید اردو نظم کے فن کو ایک نئی جہت عطا کردی۔اختر الایمان نے اپنی نظموں میں غزلوں سے مختلف ایک ایسی شعری زبان تخلیق کرنے کی باقاعدہ کوشش کی ہیں جو عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کی ترسیل کے لیے موضوع اور مناسب ہو۔یوں انھوں نے میراجی کے تخلیقی زبان کی شعوری کوشش کو ایک نئی سمت اور رفتار دینے کی کامیاب کاویش کی ہیں۔واضح رہے کہ میراجی نے ایسی زبان کو رواج دینا چاہا تھا جو نہ صرف غزل کے مختلف بلکہ جو ہندوستانی مزاج اور احساس کی بہتر طور پر ترسیل کرسکیں۔ چنانچہ اختر الایمان کی چند ابتدائی،کلاسکی لمس والی نظموں سے قطع نظر ان کی بیشتر نظمیں غزل کی فضا سے بہت مختلف،مکللماتی اور عوامی زبان میں ہیں اختر الایمان کی یہ زبان اپنی سہل پسندی کے باوجود قابل ذکر معنیاتی گہرائی کی حامل ہے۔چند نظموں کی زبان سخن نگاری سے بہت آگے بلکہ بس اوقات غیر شاعرانہ ہے۔لیکن یہ زبان کی نہ ہمواری بالعموم ان کی نظموں کو بدہیت اور بدصورت بنانے کی بجائے جدید اروار دو نظم کو ایک نئی شعری جہت سے روشناس کراتی ہے۔مجموعی طور پر اختر الایمان نے عام ڈگر سے ہٹ کر جدید اردو نظم کو فکری عناصر،فلسفیانہ فکر اور احساس کا ترجمان بنادیا۔ جدید نظم کا یہ عظیم شاعر ۱۹۹۵ء میں اس دنیاں سے اپنے مالیکی حقیقی سے جاملا۔